36410- بنک سے قسطوں پر گاڑي خريد كر بيچنا اور اس سے حاصل كردہ رقم شادي ميں استعمال كرنا

سوال

ميں جوان ہوں اور نصف دين مكمل كرنے كى رغبت كرتے ہوئے شادي كرنا چاہتا ہوں، ايک لڑكى سے منگنى كى ہے، شادي كے بہت سے خرچے مثلا مہر وغيرہ اور سامان تيار كرنا، ليكن ميں اس كى طاقت نہيں ركھتا ايک بھائى نے مجھے يہ بتايا ہے كہ بنكوں ميں مرابحہ (نفع دينا) كے نام سے ايک نظام موجود ہے، لھذا ميں بنک گيا تو بنک كے اہلكار نے مجھے بتايا كہ كسى بھى شوروم جا كر گاڑي لے لو، بنک يہ گاڑي خريد كر آپ كے نام كر دے گا ليكن اس ميں گاڑي كى اصلى قيمت (95000) ريال ہے اور ساڑھے چھ برس كى مدت پر (40741) ريال بنک نفع لے گا اور ميرے پاس اس كے علاوہ كوئى اور حل نہيں كيونكہ والد صاحب بہت زيادہ مقروض ہيں اور ميں نے بھى قرض لينے كى كوشش كى ہے كہ كوئى شخص مجھے بغير نفع كے قرض دے دے ليكن بنک كے علاوہ كوئى اور نہيں ملا جو مجھے قرض دے اور بنک بھى تناسب كے حساب سے بغير كسى بيع وغيرہ كے نفع لے رہا ہے (يعنى مال كے بدلے مال) جو كہ صريحا سود شمار ہوتا ہے، ميں شادي كرنا چاہتا ہوں مجھے فتنہ ميں پڑنے كا خدشہ ہے، برائے مہربانى فتوي دے كر عند اللہ ماجور ہوں ؟

پسندیدہ جواب

آپ جس معاملہ ميں پڑنا چاہتے ہيں اصلا يہ دو معاملوں پر مشتمل ہے :

پہلا : بنک كے ذريعہ گاڑي خريدنا، يہ اس وقت تک جائز نہيں جب تک اس ميں دو شرطيں نہ پائى جائيں :

پہلى شرط : گاڑي بنک كى ملكيت ہو، لھذا آپ كو گاڑي فروخت كرنے سے قبل شوروم سے بنک اپنے ليے گاڑي خريدے.

دوسري شرط : آپ كو گاڑي فروخت كرنے سے قبل بنک شوروم سے گاڑي نكال كر اپنے قبضے ميں كرے.

جب معاملہ ميں يہ دو شرطيں يا ان ميں ايک شرط نہ پائى جائے تو معاملہ حرام ہے. مزيد تفصيل كے ليے سوال نمبر (36408) كا مطالعہ كريں.

دوسرا معاملہ :

يہ ايسى بيع ہے كہ يہ گاڑي صرف اس غرض سے ہى خريدي گئى ہے كہ مال حاصل كيا جا سكے، اور اسے تورق كا نام ديتے ہيں، يعنى چاندي كے حصول كے ليے خريد و فروخت كرنا.

جمہور علماء كرام كے ہاں يہ ايک شرط كے ساتھ جائز ہے : كہ يہ گاڑي جس سے خريدي ہے اس كے علاوہ كسى اور كو فروخت كى جائے.

مستقل فتوي كميٹى كے فتاوي جات ميں ہے :

سوال : مسئلہ تورق اور اس كے حكم كے بارہ ميں وضاحت كريں ؟

كميٹى كا جواب تھا :

مسئلہ تورق يہ ہے كہ :

ادھار سامان خریدیں اور پھر اسے آپ نے جس سے خریدا ہے اس کے علاوہ کسی اور کو اس کی قیمت سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے نقد فروخت کریں، جمہور علماء کے ہاں ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں اھ

دیکھیں: فتاوي اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (161/13)

سوال نمبر (45042) بھی ضرور دیکھیں.

لھذا جب دونوں معاملے مندرجہ بالا شروط کے مطابق ہوں تو آپ کے لیے ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کو توفیق دے اور آپ کی مدد فرمائے.

واللہ اعلم.